سوال

(81)فرض نماز کے بعد دعا مانگنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رحیم یار خان سے ڈاکٹر سید محمد افضال شاہ خریداری نمبر 2586 لکھتے ہیں کہ مندرجہ ذیل سوالات کا جواب کتاب وسنت کی روشنی میں دیں۔

ہمارے ہاں امام صاحب فرض نماز پڑھانے کے بعد دعا نہیں مانگتے ،کہتے ہیں کہ اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ وضاحت فرمائیں۔

نماز پنجگانہ کتنی رکعات ہیں، ہر نماز کی رکعات مفصل تحریر فرمادیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز کے بعد اگر کوئی انفرادی طور پر دعا مانگتا ہے تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے، البتہ نماز کے بعد اجتماعی دعا کا ثبوت محل نظر ہے۔ اس سلسلے میں جتنی بھی روایات پیش کی جاتی ہیں وہ صحیح نہیں ہیں۔ اگر صحیح ہیں تو مدعا ثابت کرنے کے لئے صریح نہیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں دس سال رہے، پانچوں وقت اپنے صحابہٴ کرام رضی اللہ عنہم کو نمازیں پڑھائیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کثیر تعداد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نمازیں ادا کیں مگر ان میں سے کوئی ایک بھی اجتماعی دعا کا ذکر نہیں کرتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے معمول بنا لینا سنت کے خلاف ہے۔ اگر کوئی امام صاحب سے استدعا کرے تو اس کی تعمیل پر اجتماعی دعا کی جا سکتی ہے، اس پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

نماز پنجگانہ کی فرض رکعات حسب ذیل ہیں :

نماز فجر دو فرض 'نماز ظہر چار فرض 'نماز مغرب تین فرض اور نماز عشاء چار فرض 'نماز جمعہ دو فرض۔ نماز پنجگانہ کی سنت رکعات حسب ذیل ہیں :

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دن اور رات میں (فرض رکعات کے علاوہ بارہ رکعات پڑھے اس کے لئے جنت میں ایک محل تیار کیا جاتا ہے۔ چار رکعات ظہر سے پہلے، دو رکعت اس کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے۔''(ترمذی :الصلوة415)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعات (سنت) پڑھے۔''(صحیح مسلم :صلوة المسافرین 729)

اس حدیث سے معلوم ہواکہ ظہر سے پہلے چار سنت کے بجائے دو رکعت بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔ان بارہ رکعات کوسنن مؤکدہ کہا جاتا ہے،ان کے علاوہ کچھ سنتیں غیر موکدہ بھی ہیں مثلاً

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص عصر سے پہلے چار رکعت (سنت) پڑھے اللہ اس پر رحم کرے۔''(صحیح مسلم: صلوۃ المسافرین 730)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا: ''کہ مغرب سے پہلے دو رکعات ادا کرو،تیسری بار فرمایا کہ جس کا دل چاہے۔''یہ اس لئے فرمایا کہ کہیں لوگ اسے سنت موکدہ نہ بنا لیں۔(صحیح بخاری التہجد1183)

جمعہ سے پہلے نوافل کی ادائیگی پر کوئی پابندی نہیں ہے،حدیث میں ہے: ''کہ جو شخص غسل کرکے جمعہ کےلئے آئے اور خطبہ شروع ہونے تک جس قدر ہوسکے نوافل ادا کرتا رہے،پھر خطبہ جمعہ شروع سے آخر تک خاموشی سے سنے تو اس کے گزشتہ جمعہ سے لے کر اس جمعہ تک اور مزید تین دن کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔(صحیح مسلم،الجمعۃ 857)

جمعہ کے بعد چار رکعات سنتیں پڑھنا چاہیں جیسا کہ حدیث میں ہے ''کہ جب تم جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہو تو چار رکعات ادا کرو۔''(صحیح مسلم الجمعۃ 881)

اگر کوئی گھر آکر پڑھنا چاہے تو دو رکعات ہی کافی ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد کچھ نہیں پڑھا کرتے تھے تاآنکہ اپنے گھر آتے اور دو رکعات پڑھتے۔(صحیح بخاری الجمعۃ 937)

نماز عشاء کے ساتھ ہم نے وتروں کا ذکر اس لئے نہیں کیا کہ وتر عشاء کی نماز کا حصہ نہیں ہیں بلکہ وتر تہجد کا حصہ ہیں جو تہجد کے ساتھ ملا کر پڑھے جاتے ہیں،جو حضرات رات کو اٹھنے کے عادی نہ ہوں شریعت نے انہیں سہولت دی ہے کہ وہ نماز عشاء کے ساتھ انہیں پڑھ لیں،حدیث میں ہے: ''جسے اندیشہ ہو کہ رات کے آخری حصہ میں نہیں اٹھ سکے گا وہ اول شب ہی میں وتر پڑھ لے۔''(صحیح مسلم صلوۃ المسافرین 755)

ان فرائض وسنن کے علاوہ نوافل کی ادائیگی پر کوئی پابندی نہیں ہے،آپ حضرات اپنی خوشی سے جس قدر چاہیں نوافل پڑھ سکتے ہیں۔لیکن ان نوافل کو فرائض کے ساتھ منتھی نہ کیا جائے۔واضح رہے کہ قیامت کے دن جب نماز کے متعلق بازپرس ہوگی تو فرائض کی کمی کو نوافل وسنن سے پورا کیا جائے گا۔اس لئے فرائض کی حفاظت کےلئے سنن اور نوافل ادا کرنے چاہئیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:122